# ۱۱۔ مساوات کی جنگ

جدید بھارت کی پیش رفت میں سیاسی آزادی کی جنگ کو اہم مقام حاصل ہے۔ آزادی کی لڑائی انسانی نجات کے ایک وسیع فلسفے پر مبنی تھی۔ اس لڑائی کی لہر میں سیاسی غلامی کے ساتھ ساتھ جاگیرداری، سماجی عدم مساوات اور معاشی استحصال جیسے معاملات کی بھی مخالفت شروع ہوگئی۔ آزادی کی طرح مساوات کا اصول بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے کسانوں، مزدوروں، خواتین اور دلت جیسے سماجی طبقات کے ذریعے چھیڑی گئی تحریکوں اور مساوات کو اہمیت دینے والے اشتراکی رجحان کی خدمات بھی اہم ثابت ہوئیں۔ ان خدمات کا احساس کیے بغیر جدید بھارت کی تشکیل کو سمجھنا مشکل ہے۔ اس لیے ہم اس سبق میں ایسی چند تحریکوں کا مطالعہ کریں گے۔

**کسان تحریک :** انگریز حکومت کی معاشی پالیسیوں کے برے نتائج کسانوں کو بھگتنے پڑتے تھے۔ زمینداروں اور ساہوکاروں کو انگریز حکومت کا تحفظ حاصل تھا۔ وہ کسانوں کے ساتھ ناانصافی کرتے تھے۔ اس ناانصافی کے خلاف کسانوں نے کئی دفعہ احتجاج کیا۔ بنگال میں کسانوں نے نیل کی جبری کاشت کے خلاف زرعی تنظیم قائم کرکے احتجاج کیا۔ دین بندھو متر کے 'نیل درپن' ڈرامے کے ذریعے نیل اگانے والے کسانوں کی بدحالی معاشرے کے سامنے اُجاگر ہوئی۔

۱۸۷۵ء میں مہاراشٹر کے کسانوں نے زمینداروں اور ساہوکاروں کے مظالم کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج کیا۔ بابا رام چندر کی قیادت میں ۱۹۱۸ء میں اُتر پردیش کے کسانوں نے 'کسان سبھا' تنظیم قائم کی۔ کیرالا میں موپلا کسانوں نے بڑے پیمانے پر احتجاج کیا جسے انگریز حکومت نے ناکام بنادیا۔

۱۹۳۶ء میں پروفیسر این جی رنگا کی پہل پر 'اکھل بھارتی کسان سبھا' قائم ہوئی۔ سوامی سہجانند سرسوتی اس تنظیم کے صدر تھے۔ اس تنظیم نے کسانوں کے حقوق پر مبنی اعلامیہ قومی جماعت (نیشنل کانگریس) کو پیش کیا۔

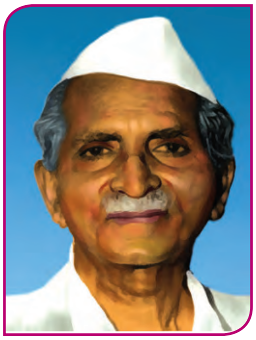

پروفیسر این جی رنگا

۱۹۳۶ء میں مہاراشٹر کے دیہی علاقے فیض پور میں قومی جماعت کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ہزاروں کسانوں نے شرکت کی تھی۔

۱۹۳۸ء میں مشرقی خاندیش میں زیادہ بارش کی وجہ سے فصلیں تباہ ہوگئیں۔ کسان بدحال ہوگئے۔ زرعی لگان معاف کرانے کے لیے سانے گروجی نے جگہ جگہ اجلاس اور جلسے منعقد کیے۔ کلکٹر آفس پر مورچا لے گئے۔ ۱۹۴۲ء کی انقلابی تحریک میں کسان بڑے پیمانے پر شامل ہوئے۔

سانے گروجی

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

> سانے گروجی نے کسانوں اور مزدوروں کو متحد کیا۔ ان کی کوشش دھولیہ اور املنیر کو مزدور تنظیموں کے اہم مراکز کے طور پر فروغ دینا تھی۔ وہ املنیر کی مِل مزدور یونین کے صدر تھے۔

پنڈھرپور کے وٹھل مندر کو دلتوں کے لیے کھلوانے کی خاطر انھوں نے 'مرن برت' رکھا تھا۔

**مزدور تنظیمیں :** اُنیسویں صدی کے نصف آخر میں بھارت میں کپڑوں کی مِلیں، ریلوے کمپنیاں جیسی صنعتوں کا آغاز ہوچکا تھا۔ اگرچہ مزدور طبقہ بڑے پیمانے پر وجود میں نہیں آیا تھا اس کے باوجود اس دور میں مزدوروں کے مسائل حل

نارائن میگھاجی لوکھنڈے

کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ ششی پد بینرجی، نارائن میگھاجی لوکھنڈے نے مقامی سطح پر مزدوروں کو منظّم کیا۔ مزدوروں کے لیے لوکھنڈے کی خدمات اتنی قابلِ قدر تھیں کہ انھیں 'بھارتی مزدور تحریک کا بانی' کہا جاتا ہے۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

نارائن میگھاجی لوکھنڈے ضلع پونہ میں ساسوڑ کے قریب کانھیر کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے ۱۸۹۰ء میں بامبے مِل ہینڈس ایسوسی ایشن نامی مِل مزدوروں کی تنظیم قائم کی تھی۔ اس مزدور تنظیم کو بھارت کی منظّم تحریکوں کا آغاز مانا جاتا ہے۔ وہ مہاتما پھلے کے 'ستیہ شودھک سماج' کی ممبئ شاخ کے صدر بھی تھے۔ انھی کی کوششوں سے ۱۰/ جون ۱۸۹۰ء سے مزدوروں کو اتوار کے دن ہفتہ واری تعطیل ملنے لگی۔

اسی دوران آسام کے چائے کے باغات میں کام کرنے والے مزدوروں کی بدحالی کے خلاف تحریک شروع کی گئی۔ ۱۸۹۹ء میں 'گریٹ انڈین پینسولر' (جی آئی پی) ریلوے کے مزدوروں نے اپنے مطالبات کے لیے ہڑتال کردی۔ ونگ بھنگ تحریک کے دوران سودیشی کی حمایت کے لیے مزدوروں نے وقتاً فوقتاً ہڑتالیں کیں۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد بھارت میں صنعت کاری کی وجہ سے مزدور طبقے میں اضافہ ہوگیا۔ اس وقت کسی قومی سطح کی مزدور تنظیم کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر ۱۹۲۰ء میں آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس (AITUC) کا قیام عمل میں آیا۔ آیٹک کی سرگرمیوں میں این ایم جوشی کی خدمات قابلِ قدر ہیں۔ لالا لجپت رائے آیٹک کے پہلے اجلاس کے صدر تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ مزدوروں کو قومی تحریک میں فعال حصہ لینا چاہیے۔

مزدور طبقے میں اشتراکی نظریات کو فروغ دے کر ان کو اپنے حقوق کے لیے لڑنے والی تنظیمیں قائم کرنے کا کام شری پاد

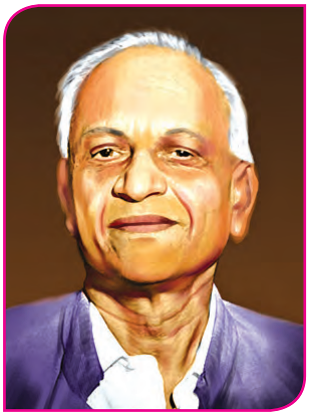

شری پاد امرت ڈانگے

امرت ڈانگے، مظفر احمد جیسے سماج وادی رہنماؤں نے انجام دیا۔ ۱۹۲۸ء میں ممبئ کے مِل مزدور سنگھ نے چھ مہینے تک ہڑتال کی۔ اس طرح کی کئی ہڑتالیں ریلوے مزدور اور دھاگا مزدوروں نے کیں۔ مزدور تحریک کی بڑھتی ہوئی طاقت دیکھ کر حکومت بے چین ہوگئی۔ اس تحریک کو ختم کرنے کے لیے قانون سازی کی گئی۔ مزدوروں کی یہ جدوجہد قومی تحریک کے لیے معاون ثابت ہوئی۔

**سماج وادی تحریک :** قومی جماعت کے بہت سے نوجوان کارکنوں کا خیال تھا کہ عوامی مفادات کے تحفظ کے لیے انگریز حکومت کا تختہ پلٹنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ معاشی اور سماجی مساوات کے اُصولوں پر ہی معاشرے کی دوبارہ تشکیل ہونا چاہیے۔ یہیں سے سماج وادی (اشتراکی) نظریات کی ابتدا ہوئی اور فروغ حاصل ہوا۔ نیشنل کانگریس کے سماج وادی نوجوانوں نے ناشک کی جیل میں رہتے ہوئے قومی جماعت کے ماتحت سوشلسٹ پارٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے مطابق ۱۹۳۴ء میں 'کانگریس سوشلسٹ پارٹی' کا قیام عمل میں آیا۔ اس پارٹی میں آچاریہ نریندر دیو،

ڈاکٹر رام منوہر لوہیا

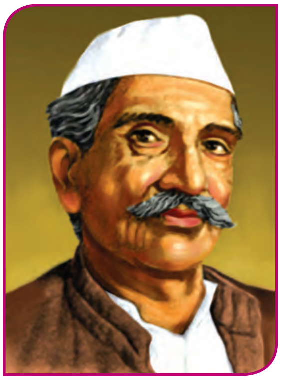

آچاریہ نریندر دیو

جے پرکاش نارائن، مینو مسانی، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا وغیرہ رہنما شامل تھے۔ ۱۹۴۲ء کی 'بھارت چھوڑو تحریک' میں سماج وادی نوجوان صفِ اوّل میں کھڑے تھے۔

بھارت کے عوام کارل مارکس اور اس کی اشتراکیت سے واقف ہونے لگے۔ لوک مانیہ تلک نے ۱۸۸۱ء میں مارکس کے بارے میں مضمون لکھا تھا۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد بھارت میں اشتراکیت کے اثرات محسوس کیے جانے لگے۔ بین الاقوامی اشتراکی تحریک میں مانویندر ناتھ رائے کا سرگرم کردار تھا۔

۱۹۲۵ء میں بھارت میں اشتراکی (کمیونسٹ) پارٹی کا قیام عمل میں آیا۔ اشتراکی نوجوانوں نے مزدوروں اور کسانوں کی تنظیمیں قائم کرنے میں اہم کردار نبھایا۔ حکومت کو اشتراکی تحریک سے خطرہ محسوس ہونے لگا۔ حکومت نے اس تحریک کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ شری پاد امرت ڈانگے، مظفر احمد، کیشو نیل کنٹھ جوگلیکر وغیرہ کو گرفتار کرلیا گیا۔ ان پر انگریز حکومت کا تختہ پلٹنے کی سازش کا الزام عائد کیا گیا۔ انھیں مختلف سزائیں دی گئیں۔ چونکہ یہ مقدمہ میرٹھ میں دائر کیا گیا تھا اس لیے اسے 'میرٹھ سازش مقدمہ' کہا جاتا ہے۔ میرٹھ مقدمے کے بعد بھی مزدور تحریک پر اشتراکیوں کے اثرات قائم رہے۔

**خواتین کی تحریک** : بھارتی سماجی نظام میں خواتین کو دوسرے درجے کا مقام حاصل تھا۔ بہت سی بری رسوم و رواج کی وجہ سے ان پر ظلم ہوتا تھا۔ لیکن جدید دور میں اس کے خلاف بیداری پیدا ہونے لگی۔ خواتین سے متعلق اصلاحی تحریکوں میں چند مرد مصلحین نے پہل کی۔ وقت کے ساتھ ساتھ خواتین کی قیادت سامنے آنے لگی۔ ان کی آزادانہ تنظیمیں اور ادارے بھی قائم ہونے لگے۔ پنڈتا رما بائی کے 'آریہ مہیلا سماج' اور 'شاردا سدن' نامی ادارے اور رما بائی رانا ڈے کا 'سیوا سدن' نامی ادارہ

پنڈتا رمابائی

رمابائی رانا ڈے

اس کی مثالیں ہیں۔ 'بھارت مہیلا پریشد' (۱۹۰۴ء)، 'آل انڈیا وومنس کانفرنس' (۱۹۲۷ء) جیسے ادارے بھی قائم کیے گئے۔ ان اداروں کی وجہ سے یہ ادارہ جاتی سرگرمیاں قومی سطح تک پہنچ گئیں۔ خواتین ان اداروں کے ذریعے حقِ وراثت، رائے دہی کا حق وغیرہ مسائل کے لیے جدوجہد کرنے لگیں۔

ڈاکٹر رَکھما بائی ساوے

رَکھما بائی جنارَدن ساوے بھارت میں طبّی خدمات انجام دینے والی اوّلین خاتون ڈاکٹر ہیں۔ انھوں نے خواتین کے لیے صحت و تندرستی سے متعلق لیکچر سیریز چلائی۔ انھوں نے راجکوٹ میں ریڈ کراس سوسائٹی کی شاخ بھی قائم کی۔

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

**ڈاکٹر آنندی بائی جوشی** : پہلی بھارتی خاتون ڈاکٹر۔ ان کا بیٹا دس دن کا ہی تھا کہ اس کا انتقال ہوگیا۔ یہی صدمہ انھیں طبّی تعلیم کی جانب کھینچ لے گیا۔ مارچ ۱۸۸۶ء میں انھوں نے ایم ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ بھارت لوٹتے وقت انھیں تپ دق ہوگیا۔ پونہ میں ۱۶ر فروری ۱۸۸۷ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔

ڈاکٹر آنندی بائی جوشی

بیسویں صدی میں عوامی زندگی میں خواتین کی شرکت میں اضافہ ہوتا گیا۔ قومی تحریک اور انقلابی سرگرمیوں میں خواتین نے اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۳۵ء کے قانون کے بعد صوبائی وزارتوں میں بھی خواتین شامل رہیں۔ آزادی کے بعد بھارتی دستور میں مساواتِ مردوزن کے اصول کو واضح طور پر درج کیا گیا۔

**دلت تحریک :** بھارت کی سماجی تشکیل عدم مساوات پر مبنی تھی۔ سماج میں دلتوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف مہاتما جوتی راؤ پھلے، نارائن گرو جیسے مصلحین نے عوامی بیداری پیدا کی۔ مہاتما جوتی راؤ پھلے کی تعلیمات سے متاثر ہوکر گوپال بابا وَلنگکر اور شیورام جانبا کامبلے نے چھوت چھات کے خاتمے جیسے کارہائے نمایاں انجام دیے۔ گوپال بابا وَلنگکر اور شیورام جانبا کامبلے نے چھوت چھات کو ختم کرنے کا کام کیا۔ گوپال بابا وَلنگکر نے ۱۸۸۸ء میں 'وِٹال وِدھونسن' نامی کتاب کے ذریعے چھوت چھات کی مذمت کی۔ شیورام جانبا کامبلے نے یکم جولائی ۱۹۰۸ء کو 'سوم وَنشی متر' نامی رسالہ جاری کیا۔ مرلی اور جوگ تنی کے مسائل کو منظر عام پر لایا۔ انھوں نے دیوداسیوں کی شادی کے لیے بھی پہل کی۔ تامل ناڈو میں پیریار رام سوامی نے چھوت چھات کے خلاف تحریک شروع کی۔

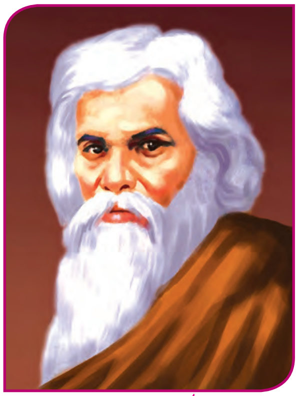

مہرشی وِٹھل رام جی شندے

مہرشی وِٹھل رام جی شندے نے دلتوں کی ترقی کے لیے ۱۹۰۶ء میں 'ڈِپریسڈ کلاسیس مشن' نامی ادارہ شروع کیا۔ انھوں نے دلتوں کو تعلیم یافتہ، عزّتِ نفس کا حامل اور کاروباری بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہیں ان کی خدمات کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ انھوں نے اعلیٰ طبقات کے دلوں سے دلتوں سے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے تحت انھوں نے ممبئی کے پریل اور دیونار میں مراٹھی اسکولیں اور صنعتی اسکولیں قائم کیں۔

انھوں نے پونہ کے پاروَتی مندر میں داخلے کے لیے ستیہ گرہ، دلتوں کی زرعی پریشد، متحدہ حلقۂ انتخاب منصوبہ وغیرہ سے متعلق دلت طبقے کے مفادات کے نظریے سے سرگرم حصہ لیا۔

راجرشی شاہو مہاراج نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی قیادت کی حمایت کی۔ انھی کے دور میں قائم ہونے والی غیر برہمنی تحریک کی قیادت کی۔

راجرشی شاہو مہاراج

راجرشی شاہو مہاراج نے کولھاپور ریاست میں محفوظ نشستوں کا انقلابی اعلامیہ جاری کیا۔ مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم کے لیے قانون سازی کی۔ انھوں نے ذات پات کی تفریق کو مٹانے کے لیے نہایت اہم کام انجام دیے۔ روٹی بندی، بیٹی بندی اور دھندہ بندی ذات پات کے نظام کی تین اہم پابندیاں تھیں۔ شاہو مہاراج نے مختلف پروگراموں اور اجلاسوں میں دلتوں کے ہاتھ سے روٹی کھا کر 'روٹی بندی' کی کھلے طور پر مذمت کی۔ شاہو مہاراج کا خیال تھا کہ جب تک سماج میں 'بیٹی بندی' کی پابندی جاری رہے گی تب تک ذات پات کا نظام جڑ سے ختم نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے اپنی ریاست میں مختلف ذاتوں کے مابین شادی کو قانونی درجہ دینے والا قانون بنایا۔ ۲۲ر فروری ۱۹۱۸ء کو کولھاپور حکومت کے گزٹ میں اعلامیے کی اشاعت کے ذریعے ریاست میں 'بلوتے داری نظام' کو ختم کردیا گیا۔ کسی بھی شخص کو اپنی مرضی سے پیشہ اختیار کرنے کی آزادی دی گئی۔ شاہو مہاراج نے پیشے کا اختیار دے کر لوگوں کو ایک قسم کی سماجی غلامی سے نجات دلائی۔

جنوبی ہند میں جسٹس پارٹی نے سماجی مساوات کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ مہاتما گاندھی نے چھوت چھات کے مسئلے کو کانگریس کے پلیٹ فارم سے پیش کیا۔ ایروڈا جیل میں انھوں نے سناتنی ہندو پنڈتوں سے بحث کرتے ہوئے ثابت کیا

ٹھکّر باپّا

کہ چھوت چھات کی بنیاد کسی بھی شاستر (مذہبی کتاب) میں موجود نہیں ہے۔ انھوں نے ہریجن سیوک سنگھ کو تحریک دی۔ ان سے تحریک حاصل کرکے امرت لال وٹھل داس ٹھکر عرف ٹھکّر باپّا، اپّا صاحب پٹوردھن وغیرہ رضا کاروں نے مساوات قائم کرنے کے کام میں خود کو جھونک دیا۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی قیادت میں دلتوں کی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر امبیڈکر کا مقصد مساوات، بھائی چارہ اور آزادی پر مبنی سماج کی تشکیل تھا۔ انھیں یقین تھا کہ ذات پات کے نظام کے مکمل خاتمے کے بغیر دلتوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافی اور عدم مساوات کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔ ان کا خیال تھا کہ سماجی مساوات دلتوں کا حق ہے۔ عزتِ نفس پر مبنی تحریک شروع کرنا ان کے پیش نظر تھا۔ اسی خیال کے تحت جولائی ۱۹۲۴ء میں انھوں نے 'بہشکرت ہت کارنی سبھا' قائم کی۔ انھوں نے اپنے پیروکاروں کو 'سیکھو، متحد ہوجاؤ اور جدوجہد کرو' جیسا حوصلہ بخش پیغام دیا۔

بابا صاحب بولے نے ممبئی ریزیڈنسی کی مجلسِ مقنّنہ میں پانی پینے کی عوامی جگہوں کو دلتوں کے لیے کھول دینے کا قانون منظور کروا لیا تھا۔ اس کے باوجود عملی طور پر ان جگہوں پر دلتوں کو اجازت نہیں تھی۔ اس لیے بابا صاحب امبیڈکر اور ان کے پیروکاروں نے مہاڈ کے 'چَودار' تالاب پر ستیہ گرہ کیا۔ انھوں نے عدم مساوات کا درس دینے والی 'منو اسمرتی' نامی کتاب کو نذرِ آتش کیا۔ ناشک کے کالا رام مندر میں دلتوں کو داخلہ دلوانے کے لیے انھوں نے ۱۹۳۰ء میں ستیہ گرہ شروع کیا۔ اس ستیہ گرہ کی قیادت کرم ویر دادا صاحب گائیکواڑ نے کی تھی۔

اخبارات ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی تحریک کا لازمی حصہ تھے۔ سماجی بیداری اور دکھوں کو منظر عام پر لانے کے لیے انھوں نے 'مُوک نائک، بہشکرت بھارت، جنتا، سُمتا' جیسے اخبارات جاری کیے۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے 'سواتنتر مجور پکش' (آزاد مزدور پارٹی) قائم کی۔ مزدوروں کے مفادات سے ٹکرانے والے قوانین کی مجلسِ مقنّنہ میں مخالفت کی۔ دلتوں کے مسائل مؤثر طریقے سے پیش کرنے کے لیے انھوں نے ۱۹۴۲ء میں 'شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن' قائم کیا۔ بھارت کے آئین کی تدوین کے ذریعے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے جدید بھارت میں

مہاڈ کے چَودار تالاب کا ستیہ گرہ

مساوات پر مبنی سماج کی تشکیل کی خاطر گراں قدر خدمات انجام دیں۔ انھوں نے ۱۹۵۶ء میں ناگپور میں اپنے لاتعداد پیروکاروں کے ساتھ انسانیت اور مساوات کی تعلیم دینے والے بدھ مذہب کو اختیار کیا۔

جدید بھارت کی تعمیر میں مساوات کے لیے کی گئی جدوجہد کو اہم مقام حاصل ہے۔

## مشق

### (۱) صحیح متبادل کا انتخاب کرکے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

(لالا لجپت رائے، سانے گروجی، رکھما بائی جناردن ساوے)

۱۔ راجکوٹ میں ............... نے ریڈکراس سوسائٹی قائم کی۔

۲۔ ............... املنیر کارخانے کی مزدور یونین کے صدر تھے۔

۳۔ آیٹک کے پہلے اجلاس کے صدر ............... تھے۔

### (۲) نوٹ لکھیے۔

۱۔ مہرشی وِٹھل رام جی شندے کی سماجی خدمات

۲۔ کولھاپور ریاست میں راجرشی شاہو مہاراج کی اصلاحات

### (۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ حکومت نے اشتراکی تحریک کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

۲۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے 'موک نائک'، 'بہشکرت بھارت' جیسے اخبارات جاری کیے۔

۳۔ قومی سطح کی مزدور تنظیم کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔

### (۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ جدید بھارت کی تعمیر میں مساوات کے لیے کی گئی جدوجہد کو اہم مقام کیوں حاصل ہے؟

۲۔ مشرقی خاندیش میں سانے گروجی کی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

۳۔ مزدوروں کی جدوجہد قومی تحریک کے لیے کیسے معاون ثابت ہوئی؟

۴۔ خواتین سے متعلق اصلاحی تحریک کی نوعیت واضح کیجیے۔

### سرگرمی

۱۔ ڈاکٹر آنندی بائی جوشی کی زندگی پر تحریر کردہ کتاب پڑھیے۔

۲۔ راجرشی شاہو مہاراج کی سوانح پڑھیے۔